ایک بیٹے نے جنازہ پڑھ لیا اور بقیہ بیٹوں نے نہیں، تو کیا وہ دوبارہ پڑھ سکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر: Lar 10501 تاریخ: 04-03-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کا انتقال ہوا، اس کا والد اس سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا، زید کے چار بیٹے ہیں، اس کے بڑے بیٹے نے نمازِ جنازہ ادا کر لی، بقیہ تین چھوٹے بیٹوں نے زید کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور نہ ہی جنازہ کی نماز ان تینوں بیٹوں کی اجازت سے قائم کی گئی تھی۔ اس صورت میں بقیہ بیٹے دوبارہ جنازہ پڑھ یا پڑھوا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جب میت کا والد نہ ہو تو بیٹے اس کے ولی بنتے ہیں اور شرعی اعتبار سے سب بیٹے ایک ہی درجہ کے ولی ہیں اور ہم درجہ اولیاء میں سے کوئی بھی نمازِ جنازہ پڑھ لے تو بقیہ اولیاء جنازے کی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتے، لہذا جب ایک بیٹے نے نمازِ جنازہ پڑھ لی تو بقیہ بیٹے بھی دوبارہ نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ مذکورہ صورت میں نمازِ جنازہ کی تکرار جائز نہیں ہے۔

بحر الرائق، درمختار، الاختیار وغیرہ میں ہے: ”واللفظ للھدایہ: ”ان صلی غیر الولی والسلطان اعاد الولی ان شاء لان الحق للاولیاء وان صلی الولی لم یجز لاحد ان یصلی بعدہ لان الفرض یتادی بالاول والتنفل بھا غیر مشروع ولھذا رأینا الناس ترکوا عن آخرھم الصلوۃ علی قبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وھو الیوم کما وضع “یعنی اگر ولی و حاکم اسلام کے سوا اور لوگ نمازِ جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو اعادہ کا اختیار ہے، کیونکہ حق، اولیاء کا ہے اور اگر ولی پڑھ چکا تو اب کسی کو جائز نہیں کہ وہ اس کے بعد نمازِ جنازہ ادا کرے کیونکہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطورِ نفل پڑھنی مشروع نہیں ولہذا ہم دیکھتے ہیں کہ تمام جہان کے مسلمانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ اقدس پر نماز چھوڑ دی، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی ویسے ہی ہیں جیسے جس دن قبر مبارک میں رکھے گئے تھے۔ (البنایہ فی شرح الھدایہ، جلد3، صفحہ221، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”لو صلی علیہ الولی وللمیت أولیاء أخر بمنزلتہ لیس لھم أن یعیدوا، کذا فی

الجوھرۃالنیرۃ‘‘یعنی اگر میت پر ایک ولی نے نماز پڑھ لی اور میت کے اسی درجہ کے اوراولیا بھی ہوں تو ان کے لیے نماز جنازہ کا اعادہ جائز نہیں، ایسا ہی جوہرہ نیرہ میں ہے۔ (فتاوی ھندیہ، جلد1، صفحہ164، دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ’’مذہب مہذّب حنفی میں جبکہ ولی نماز پڑھ چکا یا اس کے اذن سے ایک بار نماز ہو چکی، تو اب دوسروں کو مطلقاً جائز نہیں، نہ ان کو جو پڑھ چکے نہ اُن کو جو باقی رہے۔ ائمہ ُحنفیہ کا اس پر اجماع ہے، جو اس کا خلاف کرے مذہبِ حنفی کا مخالف ہے۔ تمام کُتبِ مذہب متون وشروح وفتاوٰی اس کی تصریحات سے گونج رہی ہیں۔ اس مسئلہ کی پوری تحقیق وتنقیح فقیر کے رسالہ ’’النھی الحاجزعن تکرار صلٰوۃ الجنائز‘‘ میں بفضلہ بروجہ اتم ہو چکی ہے۔‘‘

(فتاوٰی رضویہ، جلد9، صفحہ318، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: ’’ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی، تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا، تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے، جیسے بادشاہ و قاضی و امام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھا دی تو دوسرے اولیاء اعادہ نہیں کر سکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا، وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے، سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔‘‘ (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ838، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

19رجب المرجب1442ھ/04مارچ2021ء

دار الافتاء اھلسنت
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے